ڈراما

عالمی ادب میں صنف ڈراما کو ہمیشہ سے ہی بلند مقام حاصل رہا ہے۔ چاہے ہندوستان ہو، یونان ہو یا برطانیہ ہر جگہ ڈرامے کی پذیرائی اور ترقی ہوئی ہے۔ ڈرامے کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔ مگر عام فہم زبان میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ "ڈراما کسی قصے یا واقعے کو اداکاروں کے ذریعے ناظرین کے سامنے عملاً پیش کرنے کا نام ہے"۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ڈراما ناول یا افسانے کی طرح صرف لکھے یا پڑھے جانے تک محدود نہیں۔ اس کے لئے پیش کش ضروری ہے، بلکہ یہ مکمل ہی تب ہوتا ہے جب اسے عملاً اسٹیج پر پیش کر دیا جائے۔ ناول اور افسانے کی طرح ڈرامے میں بھی قصہ، پلاٹ، کردار، مکالمہ اور کوئی نہ کوئی مرکزی خیال ہوتا ہے۔ مگر عملی پیش کش ہی اسے ناول اور افسانے سے الگ کرتی ہے۔

بنیادی طور پر ڈرامے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
۱۔ ٹریجڈی (المیہ) ۲۔ کامیڈی (طربیہ)۔ ان دونوں یعنی المیہ اور طربیہ کے امتزاج سے بھی ڈرامے لکھے گئے ہیں۔ اس طرح المیہ طربیہ وجود میں آیا۔ اس کے علاوہ "میلو ڈراما"، "فارس"، "ڈریم ڈرامہ" اور اوپیرا بھی ڈرامے کی اقسام میں شامل ہیں۔

اردو ڈرامے کی ابتدا 1844 سے 1855 کے دوران واجد علی شاہ کی ڈراما کی پیش کش اور امانت و مداری لال کی اندر سبھاؤں سے لکھنؤ میں ہوئی۔ مگر اسے عروج پارسی اسٹیج کے ڈراموں سے حاصل ہوا۔ جس زمانہ میں لکھنؤ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں "اندر سبھاؤں" کی دھوم مچی ہوئی تھی، اسی زمانے میں بمبئی میں مغربی اثرات کے تحت ایک نئی قسم کا ڈراما وجود میں آ رہا تھا۔ جسے پارسی اسٹیج کا نام دیا گیا۔ یہ نام اسے اس لئے دیا گیا کیونکہ اس کی ابتدا اور ترقی میں پارسیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

پارسی اسٹیج کا پہلا ڈراما "خورشید" ہے جسے 1870
میں ایدل جی کھوری نے لکھا تھا۔ اس سے پہلے بھی کچھ ڈرامے لکھے گئے
مگر اب وہ دستیاب نہیں ہیں۔ پارسی اسٹیج کے ڈرامے بھی ابتدائی
اردو ڈراموں کی طرح منظوم ہوتے تھے، ان میں رقص، موسیقی اور
گانوں کا استعمال بھی ویسا ہی تھا۔ قصے اور کردار بھی فوق فطری ہوتے
تھے۔ مگر پیش کش کا انداز ابتدائی ڈراموں سے مختلف تھا۔ "پروسینیم"
یعنی آگے گرنے والے پردے کا استعمال پارسی اسٹیج سے شروع ہوا۔
اب اسٹیج کی پچھلی دیوار پر سین سینریوں والے پردے لگائے جانے لگے۔
پردۂ سین پر بھی پردہ گرنے اور اٹھنے لگا۔ اسٹیج پر طرح طرح کی
مشینوں کا استعمال ہونے لگا۔ مکالموں میں دھیرے دھیرے نثر کا
استعمال بڑھا۔ گانے کم ہوگئے۔ فوق فطری واقعات اور کرداروں
کے بجائے روزمرہ زندگی کے واقعات اور مسائل ڈرامے کا موضوع
بننے لگے۔